جامعہ فاروقیہ — دار الافتاء

٤/٢/١٤٣١ھ
١٣ ھ
٩٣/٣٢/٣١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں

① بکر نے ہندہ سے شادی کی اور کچھ عرصہ کے بعد بکر نے ہندہ کو طلاق دے دی اور بکر کے ہندہ سے تین ٣ بچے بھی ہیں⁽¹⁾ اور وہ بچے فی الوقت ہندہ کی پرورش میں ہیں.

لیکن بکر ان بچوں کا خرچ نہیں دیتا اور نہ ہی ہندہ کی عدت کا نان ونفقہ دیتا ہے.

نیز طلاق سے پہلے بھی وہ ہندہ کے نان ونفقہ کو صحیح طور پر ادا کرنے سے قاصر رہا اور ہندہ کو جو مہر ملا تھا سونا کی صورت میں تھا اسکو بھی بکر نے نان ونفقہ میں ہندہ کی خوشی اور ناخوشی سے⁽²⁾ خرچ کر ڈالا۔

اب سوال یہ ہے کہ

بکر نے ہندہ کا مہر جو فروخت کیا اسطرح شادی سے طلاق تک اس نے جو خرچہ ادا نہیں کیا اسکا کیا حکم ہے کیا شوہر پر اب اسکی ادائیگی لازم ہے یا نہیں.

② دوسرا مسئلہ

یہ ہے کہ طلاق سے پہلے ہندہ نے اپنی محنت اور کوشش سے بچوں کو پالا اور انکے سکول کا خرچہ ادا کیا ہے. اب بکر ہندہ سے بچوں کا طلبگار ہے مگر ہندہ بچوں کو حوالے کرنے کیلئے تیار نہیں ہے کیونکہ بکر اب بھی بچوں کا نفقہ نہیں دیتا.

اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسے ناقص کردار کے باوجود بھی بچے بکر کے حوالے کیا جائیگا یا نہیں.

لہذا مہربانی فرماکر قرآن وسنت کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرمائیں.

تنقیح

① بڑا بچہ سات سال کا ہے باقی اس سے چھوٹے ہیں

② بیوی سے لیکر خرچ کیا گیا.

بیوی نے عدت اپنے باپ کے گھر گزاری

طلاق کی وجہ شوہر کا نفقہ نہ دینا تھا

المستفتی جمیل اختر درجہ دورہ حدیث
٩٣٢١-٩٨٢٥٧٩١
٠٣٣٤-٥٠٤٢٥١٢
٠٣٢١-٥٧٥٤٧٢٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

شوہر پر اس کی بیوی کا نان ونفقہ وسکنیٰ واجب ہے، اسی طرح اگر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو بھی عدت کا نفقہ اس پر واجب ہے، مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جب عورت نافرمان نہ ہو، اور مطلقہ ہونے کی صورت میں عدت شوہر کے گھر گذارے، بصورت دیگر اس کے لیے نفقہ نہیں ہے۔

اس تفصیل کے بعد اپنے سوالات کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ شادی سے طلاق تک کا خرچہ شوہر پر لازم تھا لیکن اب بوقت مطالبہ اگر وہ خود دینے پر راضی ہو یا بذریعہ عدالت اس سے وصول کیا جائے تو ٹھیک ہے وگرنہ گذرے ہوئے زمانہ کا خرچہ دینا شوہر پر لازم نہیں ہے نیز عدت کا خرچہ بھی شوہر کے ذمہ لازم نہیں کیونکہ عورت نے عدت باپ کے گھر گذاری۔

۲۔ طلاق کے بعد یا پہلے بچوں کی پرورش کا خرچہ بلوغت سے پہلے تک کا اصلاً انہی کے مال میں سے کیا جائیگا اگر ان کے پاس مال ہو، بصورت دیگر ان کا نفقہ باپ پر لازم ہوگا۔ اور جب تک بچے باشعور نہ ہوں جائیں، یا عورت دوسری شادی نہ کرلے تو ان کی پرورش ماں کرے گی (بچے کے لیے پرورش کی کم از کم مدت سات سال اور بچی کیلئے نو سال ہے) لہٰذا بچے اگر مذکورہ مدت تک نہیں پہنچے تو خرچے کے لیے شوہر کے لیے بذریعہ عدالت مجبور کیا جاسکتا ہے۔ اور مذکورہ مدت کے بعد بچوں پر باپ کا حق ہے وہ ان کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

(فتجب للزوجة) بنكاح صحيح، .... (على زوجها) لأنها جزاء الاحتباس .... وتجب لمطلقة الرجعي والبائن)

.... وفي المجتبى: نفقة العدة كنفقة النكاح. وفي الذخيرة: وتسقط بالنشوز وتعود بالعود.

(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في نفقة المطلقة: ٥/٢٨٣، ٣٠٤، ٣٢٠، دار المعرفة).

(والنفقة لا تصير دينا إلا بالقضاء أو الرضا) أي: اصطلاحهما على قدر معين أصنافا أو دراهم، فقبل ذلك لا يلزمه شيئ، وبعده ترجع بما أنفقت ولو من مال نفسها بلا أمر قاض.

(الدر المختار، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب لا تصير النفقة دينا إلا بالقضاء أو الرضا. ٥/٢٦٦، ٣١٧، رشيدية).

والأم والجدة أحق بالغلام حتى يستغني وقدر بسبع سنين .... والأم والجدة أحق بالجارية حتى تحيض. وفي نوادر هشام عن محمد رحمه الله عليه إذا بلغت حد الشهوة فالأب أحق وهذا صحيح. هكذا في التبيين

(الفتاوى العالمكيرية: كتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة، ١/٥٤٢، رشيدية)

إذا خاصمت المرأة زوجها في نفقة ما مضى من الزمان قبل أن يفرض القاضي لها النفقة وقبل أن يتراضيا على شيء فإن القاضي لا يقضي لها بالنفقة ما مضى عندنا. كذا في المحيط .... والمعتدة إذا كانت لا تلزم بيت العدة بل تسكن زمانا وتبرز زمانا لا تستحق النفقة، كذا في الظهيرية.

(الفتاوى العالمكيرية: كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات ١/٥٥١، ٥٥٢، رشيدية)

ط فق

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

١٠/٢/٣١ھ

الجواب صحيح

محمد يوسف أفغاني

٤/٢/٣١ھ

الجواب صحيح

سميع الله

١٢/٢/١٤٣١ھ

جامعہ فاروقیہ
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)